طالب محسن

کھانے میں برکت

(مسلم، رقم ۲۷)

عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: کنا مع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی مسیر. قال: فنفدت أزواد القوم. قال: حتی وهم بنحر بعض حمائلهم. قال: فقال عمر: یا رسول اللّٰه، لو جمعت ما بقی من أزواد القوم فدعوت اللّٰه علیها. قال: ففعل. قال: فجاء ذوالبر ببره، وذوالتمر بتمره. قال: وقال مجاهد: وذوالنواة بنواه. قلت: وما کانوا یصنعون بالنوی؟ قال: قالوا یمصونه ویشربون علیه الماء. قال: فدعا علیها. حتی ملأ القوم أزودتهم. قال: فقال عند ذلك: أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وأنی رسول اللّٰه. لا یلقی اللّٰه بهما عبد غیر شاك فیهما إلا دخل الجنة.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کا زادراہ ختم ہونے کو آ گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی سواریوں کو ذبح کرنے کا سوچنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہ آپ زادراہ میں سے جو کچھ بچ رہا ہے، اسے جمع کریں

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

اور اس میں برکت کے لیے اللہ سے دعا کریں۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ جو والا جو لے آیا اور کھجور والا کھجور۔ مجاہد نے اضافہ کیا کہ گٹھلیوں والا گٹھلیاں لے آیا۔ میں نے پوچھا: وہ گٹھلیوں کا کیا کرتے تھے۔ کہا: وہ انھیں چوستے تھے اور بعد میں پانی پی لیتے تھے۔ (جب یہ سب جمع ہو گیا) تو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان پر دعا کی۔ (اب لوگوں نے لینا شروع کیا) یہاں تک کہ سب نے اپنے لیے زاد سفر بھر لیا۔ آپ نے اس موقع پر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ان دو باتوں کو مان کر جو بھی اللہ تعالیٰ سے ملے گا جنت میں جائے گا۔‘‘

عن أبی هريرة أو عن أبی سعيد شك الأعمش قال: لما كان غزوة تبوك أصاب الناس مجاعة. قالوا: يا رسول اللّٰه، لو أذنت لنا فنحرنا نواضحنا فأكلنا وادهنا. فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: افعلوا؟ قال: فجاء عمر فقال: يا رسول اللّٰه، إن فعلت قل الظهر. ولكن ادعهم بفضل أزوادهم، ثم ادع اللّٰه لهم عليها بالبركة. لعل اللّٰه أن يجعل فی ذلك. فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: نعم. قال: فدعا بنطع فبسطه. ثم دعا بفضل أزوادهم. قال فجعل الرجل يجئ بكف ذرة. قال ويجئ الآخر بكف تمر. ويجئ الآخر بكسرة حتى اجتمع على النطع من ذلك شئ يسير. قال: فدعا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عليه بالبركة ثم قال خذوا فی أوعيتكم. فأخذوا فی أوعيتهم حتى ما تركوا فی العسكر وعاء الا ملأوه. قال: فأكلوا حتى شبعوا وفضلت فضلة. فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وأنی رسول اللّٰه لا يلقى اللّٰه بهما عبد غير شاك فيحجب عن الجنة.

’’اعمش نے شک کے ساتھ کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوۂ تبوک کا سفر پیش آیا تو لوگوں کو فاقے نے آلیا۔ لوگوں نے حضور سے کہا: یارسول اللہ، اگر آپ اجازت دیں تو ہم سواری کے اونٹ ذبح کرلیں تاکہ ان کا گوشت کھائیں اور ان کے روغن سے فائدہ اٹھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کرلو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور کہا: یارسول اللہ، اگر آپ نے یہ کیا تو پیٹھیں (یعنی سواریاں) کم ہو جائیں گی۔ اس کے بجائے آپ ان کے بچے ہوئے زادراہ منگوایے اور اس پر اللہ سے برکت کی دعا کیجیے تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک کھال کی چٹائی منگوائی اور اسے بچھا دیا پھر بچے ہوئے زادراہ منگوائے۔ چنانچہ ایک مٹھی بھر مکئی، دوسرا مٹھی بھر کھجور اور کوئی مٹھی بھر روٹی کے ٹکڑے لے آیا۔ یہاں تک کہ کھال پر چھوٹی سی ڈھیری لگ گئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور فرمایا: اسے اپنے برتنوں میں بھر لو چنانچہ لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے۔ لشکر میں کوئی برتن نہیں بچا جسے انھوں نے نہ بھرا ہو۔ پھر انھوں نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ اضافی کھانا پھر بھی بچا ہوا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ان دو باتوں میں شک نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ سے اس طرح نہیں ملے گا کہ اسے جنت سے روک دیا جائے۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

لغوی مباحث

حمائلھم: ’حمائل‘، ’حمولة‘ کی جمع ہے۔ اس سے مراد سواری کے اونٹ ہیں۔ نووی نے بیان کیا ہے کہ بعض روایات میں یہ جیم کے ساتھ ہے۔ اس صورت میں یہ ’جمالة‘ کی جمع ہے اور ’جمالة‘، ’جمل‘ (اونٹ) کی جمع ہے۔

النواة: کھجور کی گٹھلیاں۔ سوال یہ ہے کہ اس کا خوراک کے طور پر کیوں ذکر آیا ہے۔ اس کا جواب روایت ہی میں

یہ دیا گیا ہے کہ لوگ ان کو چوستے رہتے تھے اور اس پر پانی پی لیتے تھے۔ بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ خوراک کی عدم دستیابی کی صورت میں کھانے کی خواہش کو بہلانے کا ایک طریقہ ہے۔

أزودة : یہ 'زاد' کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ سامان ہے جو مسافر راستے کی ضرورتوں کے لیے اپنے ساتھ رکھتا ہے۔اس روایت میں یہ برتن کے معنی میں آیا ہے۔یعنی یہاں مظروف بول کر ظرف مراد لیا گیا ہے۔

تبوك: تبوک شام کے قریب ایک علاقہ ہے، جہاں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ایک غزوہ ہوا تھا۔

نواضحنا: 'نواضح'، 'ناضحة' کی جمع ہے اور یہ بار برداری کی اونٹنی کے لیے بولا جاتا ہے۔

نطع: چمڑے کی چٹائی۔نووی میں لکھا ہے: اس کا مشہور تلفظ 'نِطَعٌ' ہے لیکن اسے 'نِطْعٌ'، 'نَطَعٌ' اور 'نَطْعٌ' بھی پڑھا جاتا ہے۔

ذُرَة : صاحب مصباح اللغات نے یہ لفظ 'ذری' کے تحت دیا ہے اور اس کا اردو مترادف مکئی لکھا ہے۔عربی سے انگریزی لغت المورد میں بھی اس کے معنی مکئی ہی بتائے گئے ہیں۔جبکہ شارح مسلم شبیر احمد عثمانی نے اس کا ہندی مترادف چینا بتایا ہے جو ایک اناج ہے، جس کے دانے چھوٹے اور گول ہوتے ہیں۔ہم نے اہل لغت ہی کی رائے کے مطابق ترجمہ کیا ہے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

کسرة : یہ ٹکڑے کے معنی میں ایک عام لفظ ہے لیکن اس نوع کے سیاق وسباق میں یہ روٹی کے ٹکڑوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ہم نے ترجمے میں یہی معنی اختیار کیے ہیں۔

شئ یسیر : تھوڑی سی چیز۔مراد یہ ہے کہ اگرچہ خوراک کی اشیا جمع کی گئیں، اس کے باوجود چھوٹی سی ڈھیری ہی لگی۔

معنی

صاحب مسلم اس روایت کو ایمانیات کے مباحث میں لائے ہیں۔جس باب میں انھوں نے اس روایت کو درج کیا ہے اس کا عنوان: ''جو توحید پر مرا، وہ یقیناً جنت میں جائے گا'' ہے۔بخاری میں بھی یہ واقعہ روایت ہوا ہے۔امام صاحب نے اسے دو ابواب میں نقل کیا ہے۔ایک باب کا عنوان: ''کھانے میں شرکت ...'' اور دوسرے کا عنوان: ''غزوے میں زاد راہ لینا'' ہے۔امام بخاری جس چیز کے استشہاد کے لیے اس روایت کو لائے ہیں، بالبداہت واضح ہے کہ وہ اس روایت کے اصل پہلو سے کوئی تعلق نہیں رکھتی اور یہ عنوانات اس جذبے کا مظہر ہیں کہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

دنیوی تدابیر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اختیار کی جائیں۔ ہمارے خیال میں یہ محض تکلف ہے۔ البتہ، امام مسلم اس روایت کو اس کے آخری حصے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کی مناسبت سے لائے ہیں۔ ہم جیسا کہ پچھلی روایت میں واضح کر چکے ہیں کہ قرآن مجید ایمان اور عمل صالح، دونوں کو ضروری قرار دیتا ہے۔ ان روایات کے الفاظ بظاہر دوسرے پہلو کی نفی کرتے ہیں، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری دعوت اور آپ کے سارے بیانات کو سامنے رکھیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ متکلم کا منشا نہیں ہے۔ آپ کی دعوت آپ کے ہر مخاطب پر پوری طرح واضح تھی، لہٰذا آپ کی زبان سے صادر ہونے والے یہ مختصر بیانات اس پوری دعوت کے قبول کرنے ہی کا مفہوم رکھتے ہیں۔ توحید اور رسالت پر ایمان چونکہ اس دعوت کا سرعنوان ہے، لہٰذا بالعموم اس نوع کی روایات میں اسی کا ذکر ملتا ہے۔ ایمان ہی کی جڑ پر اسلام کا شجر قائم ہے۔ جب ایمان کا ذکر کر دیا تو باقی بات آپ سے آپ اس میں شامل ہے۔

بعض روایات میں ذرہ برابر ایمان کو جہنم سے نکلنے کا سبب بتایا گیا ہے۔ اس روایت کو پڑھ کر خیال ہوتا ہے کہ ممکن ہے یہ بھی اسی حقیقت کو بیان کر رہی ہو۔ لیکن ہمارے خیال میں یہاں متکلم کا منشا یہ نہیں ہے۔

اس روایت کی اصل بات غزوۂ تبوک کے سفر میں ظاہر ہونے والے ایک معجزے کا بیان ہے۔ خوراک جب ختم ہو گئی تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز پر بچا ہوا سامان جمع کرایا۔ اس میں برکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ وہ دعا قبول ہوئی اور تھوڑی سی خوراک سے لشکر نے معجزانہ طور پر اپنی ضروریات بھی پوری کر لیں یعنی اسے کھانے کے بعد آیندہ کے لیے ذخیرہ بھی کر لیا۔ اس کے باوجود خوراک بچ گئی۔

اس واقعے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی جو معیت حاصل تھی، اس کا اظہار ہوتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو پیغمبر کو دوسرے رہنماؤں سے ممتاز کرتی ہے۔ جب یہ چیز اس شان کے ساتھ ظاہر ہوئی تو آپ نے بجا طور پر کہا کہ جسے توحید اور میری رسالت پر سچا ایمان حاصل ہو گیا، وہ اللہ تعالیٰ سے جنت ہی پائے گا۔ اس سیاق وسباق سے واضح ہے کہ آپ کی دعوت کو ماننے اور قبول کرنے کی بات ہے۔

شارحین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ دینے کو بھی موضوع بنایا ہے۔ ان کے خیال میں اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹا بھی بڑے کو مشورہ دے سکتا ہے۔ یہ بھی درحقیقت اسی جذبے کی مثال ہے جسے ہم اوپر بخاری کے عنوانات کے حوالے سے بیان کر چکے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متون

امام مسلم نے اس روایت کے دو متون نقل کیے ہیں۔ کتب حدیث میں زیادہ تر یہی متن نقل ہوئے ہیں۔ ان متون میں چند لفظی فرق ہیں مثلاً، پہلی روایت میں 'حتی ھم بنحر' کے الفاظ ہیں۔ سنن کبریٰ میں 'حتی ھم' کے بجائے 'فھم' آیا ہے۔ دوسری روایت میں مسلم کے متن کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور کو کہا تھا 'ان فعلت قل الظھر'۔ جبکہ اس روایت کے دوسرے متون میں فعل کی نسبت دوسروں سے ہے اور حضرت عمر کے الفاظ 'ان فعلوا قل الظھر' تھے۔ اسی طرح ان روایات میں 'ذرہ'، 'تمر' اور 'کسرہ' کے الفاظ معرف باللام آئے ہیں۔ اس روایت کے ایک متن میں روٹی کے ٹکڑے لانے کا ذکر نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں یہ واقعہ دو جگہ پر بیان ہوا ہے۔ امام بخاری نے جس متن کو ترجیح دی ہے، وہ ان دونوں متون سے کافی مختلف ہے۔ ہم یہاں یہ پورا متن نقل کر رہے ہیں:

عن سلمة رضی اللّٰه عنه قال: خفت أزواد القوم وأملقوا . فأتوا النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی نحر إبلهم . فأذن لهم. فلقیهم عمر فأخبروه . فقال: ما بقاؤکم بعد إبلکم . فدخل علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، فقال یا رسول اللّٰه، ما بقاؤهم بعد إبلهم. فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ناد فی الناس فیأتون بفضل أزوادهم فبسط لذلك نطع. وجعلوه علی النطع. فقام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فدعا وبرك علیه . ثم دعاهم بأوعیتهم فاحتثی الناس حتی فرغوا. ثم قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: أشهد أن لا إله الا اللّٰه وأنی

''حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کا زادِ راہ کم ہو گیا اور وہ خوراک کے معاملے میں شدید احتیاج میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹوں کو ذبح کرنے کی تجویز لے کر آئے۔ آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ ان لوگوں کو حضرت عمر ملے تو انھوں نے ان کو بتا دیا۔ حضرت عمر نے کہا: اونٹوں کے بعد تمھارے پاس باقی کیا بچے گا۔ حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کہا: یا رسول اللہ اونٹوں کے بعد ان کے پاس کیا بچے گا؟ آپ نے کہا: لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ بچا ہوا زادِ راہ لے آئیں۔ چنانچہ ایک چمڑے کی چٹائی بچھا دی گئی اور لوگوں نے سامان اس کے اوپر رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس میں برکت کے لیے دعا کی۔ پھر لوگوں سے کہا برتن لاؤ۔ لوگ ہاتھوں سے برتن بھرتے رہے، یہاں

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

رسول الله. (رقم ۲۳۵۲)

تک کہ سب فارغ ہو گئے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔‘‘

اس روایت اور دیگر روایتوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اس کے مطابق دعا کی تجویز حضرت عمر کی نہیں تھی۔

کتابیات

بخاری، رقم ۲۳۵۲، ۲۸۲۰۔ احمد، رقم ۱۱۰۹۵۔ سنن کبریٰ، رقم ۸۷۹۴۔ ابو یعلیٰ، رقم ۱۱۹۹۔ ابن حبان، رقم ۶۵۳۰۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com